Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴۴

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

بانی مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۶ رجب ۱۴۰۰ھ ؛ ۱۰ احسان ۱۳۵۹ ہش ؛ ۱۰ جون ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۳۱

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

بیعت اس غرض سے ہے کہ تقویٰ طبیعت میں داخل ہو جائے

اس نور کے پیدا ہونے کے لئے ابتدائی تقویٰ شرط ہے اور قرآن کی علتِ غائی بھی یہی ہے

ارشاد باری تعالیٰ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ (البقرہ ۳)

ترجمہ۔ یہی کامل کتاب ہے۔ اس (امر) میں کوئی شک نہیں ہے۔ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعت اس غرض سے ہے کہ تا وہ تقوےٰ جو اوّل حالت میں تکلف اور تصنع سے اختیار کی جاتی ہے دوسرا رنگ پکڑے اور یہ برکت توجہ صادقین وجذبہ کاملین طبیعت میں داخل ہو جائے۔ اور اس کا جزو بن جائے اور وہ مشکوٰۃی نور دل میں پیدا ہو جاوے کہ جو عبودیت اور ربوبیت کے باہم تعلق شدید سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کو متصوفین دوسرے لفظوں میں روح قدس بھی کہتے ہیں۔ جس کے پیدا ہونے کے بعد خدائے تعالےٰ کی نافرمانی ایسی بالطبع بُری معلوم ہوتی ہے جیسی وہ خود خدائے تعالےٰ کی نظر میں بُری و مکروہ ہے۔ اور نہ صرف خالق اللہ سے انقطاع میسر آتا ہے بلکہ بجز خالق و مالک حقیقی ہر یک موجود کو کالعدم سمجھ کر فنا نظری کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ سو اس نور کے پیدا ہونے کے لئے ابتدائی اتقا جس کو طالبِ صادق اپنے ساتھ لاتا ہے شرط ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کی علتِ غائی بیان کرنے میں فرمایا ہے۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یہ نہیں فرمایا هُدًى لِّلْفَاسِقِيْنَ یا هُدًى لِّلْكَافِرِيْنَ۔ ابتدائی تقویٰ جس کے حصول سے متقی کا لفظ انسان پر صادق آسکتا ہے وہ ایک فطرتی حصہ ہے کہ جو سعید روحوں کی خلقت میں رکھا گیا ہے۔"

(تفسیر سورۂ بقرہ صفحہ ۶)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۹ احسان / جون سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ آج اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی صحت کے بارے میں ۵ احسان کی آمدہ اطلاع کے مطابق

طبیعت ویسی ہی ہے

احباب کرام التزام سے اللہ جل شانہ شافی مطلق رحیم و کریم خدا کے آگے اپنی عاجزانہ تضرعات جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کو جلد از جلد صحت کامل عطا کرے۔ آپ کے مقاصد جلیلہ میں کامیابی عطا کرے۔ اور آپ کو اپنے فضل کے سائے میں رکھے آمین

— حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا حافظ و ناصر ہو آمین

— اسلام آباد ۶ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے علالت طبع کے باوجود آج مسجد احمدیہ اسلام آباد میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل مختصر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۲۶ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝ کی لطیف تفسیر بیان فرمائی۔

حضور نے واضح فرمایا کہ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اعمال صالحہ بجالانا ضروری ہے۔ اور عمل صالح موقعہ اور محل کی مناسبت کے علاوہ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا کی رو سے خدا تعالےٰ کی طرف بار بار رجوع کرنا بھی شامل ہے۔ تا انسان کو ایسے اعمال بجالانے کی توفیق ملے۔ جو اس کے اپنے خیال میں اعمال صالحہ ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں بھی مقبول ٹھہریں

نماز جمعہ کے ساتھ حضور نے نماز عصر

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر احمدی طالب علم حضور کو اپنے امتحان کے نتیجے کی اطلاع دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر فرمایا:۔

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈرگارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے انکو جواب بھی دیا جائیگا۔"

(الفضل ۲۹/۵)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: قبلۃ الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ر رجب ۱۴۰۰ھ

۱۰ر احسان ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محنت! سخت محنت!!

اللہ تعالیٰ کے بعض قوانین ایسے ازلی و ابدی ہیں کہ ان پر جو قوم بھی عمل کرے وہ کامیابی اور کامرانی اور سرفرازی کا منہ دیکھتی ہے اور اس مقصد کے لئے اس کا کسی خاص مذہب کا پابند ہونا ضروری نہیں۔ یعنی جو بھی شخص یا قوم چاہے اس کا تعلق کسی مذہب سے ہو چاہے وہ تثلیث کے پیروکار ہوں یا توحید کے وہ بُت پرست ہوں یا بد مذہب یا دہریئے یا ستاروں کے پُوجنے والے ہوں۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کے ان قوانین کی اطاعت کریں گے تو چاہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مغضوب علیہم میں شامل ہوں وہ عملی زندگی میں کامیابی حاصل کریں گے اور یہ کامیابی اس حد تک ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے ہر قسم کے مخالفوں کو بھی شکست دے دیتے ہیں۔ ان قوانین خداوندی میں محنت کا قانون سب سے اہم اور موثر ہے کہ محنت کو ہمیشہ سرفرازی حاصل ہوتی ہے اور اپنے کام کو بھرپور محنت اور لگن سے کرنے والا ہمیشہ خداوندی پیار کا مورد بن جاتا ہے اور دین و دنیا کی نعمتیں اس کے آگے بچھ جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محنت کو اپنی ذات کی ملاقات کی بنیاد قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ شدید محنت اور سعی و مجاہدہ کے بغیر اللہ تعالیٰ کی ملاقات ممکن نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۝

(الانشقاق: ۷)

ترجمہ:۔ اے انسان! تو اپنے رب کی طرف پُورا زور لگا کر جانے والا ہے (اور) پھر اس سے ملنے والا ہے۔

یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ صرف محنت ہی نہیں بلکہ شدید محنت ہے۔ ایسی محنت جس کے نتیجے میں انسان کی ہڈیوں کا گودا تک پگھل جائے۔ وہی کامیابی تک لے جاتی ہے۔ اس آیت مبارکہ کو اس زاویے سے دیکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہی انسانی زندگی کی تخلیق کا نقطۂ مرکزی ہے اور اسی کے لئے انسانوں کو پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اپنے ربّ کی عبادت کریں۔ اور ہر ممکن طریق سے اس کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو کر اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جب اس بنیادی مقصدِ پیدائش کے لئے محنت اور شدید محنت ضروری ہے تو یہی بات ذہن میں آتی ہے کہ باقی مقاصد کے لئے محنت کیوں ضروری نہ ہوگی؟ کیوں کہ کوئی بھی مقصد ہو وہ خدا تعالیٰ کو حاصل کرنے کے مقصد سے بلند، ارفع اور مشکل نہیں ہو سکتا۔

یہ بات انسانی زندگی کا ایک اصل بتاتی ہے کہ محنت ہماری زندگی کا لازمی اصول ہونی چاہئے سُست تن آسان اور کاہل لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کبھی نصیب نہیں ہو سکتی۔ اور محنت سے جی چرانے والے لوگ کبھی بھی دنیا میں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتے۔

مغربی اقوام کی مثال بڑی واضح ہے کہ عام روحانی معیار کے حساب سے یہ لوگ ضلالت اور گمراہی کی پستیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں اور شاید انسانی تاریخ اس سے زیادہ پست مقام تلاش کرنے میں ناکام رہے جس میں یہ اقوام آج آن گری ہیں۔ اخلاقی کج روی۔ دین و مذہب سے بیزاری۔ جنسی گراوٹ، چوری، ڈاکہ، قتل، تشدد اور لاقانونیت یہ باتیں اب اس دنیا کا دستور بنتی جا رہی ہیں مگر اس کے باوجود دنیا بھر کی تہذیب پر ان کا تسلط ہے۔ صنعت، معیشت اور زراعت میں ان کا کمال مسلّم ہے۔ سائنس اور علم پر ان کی اجارہ داری ہے۔ تجارت ان کے گھر کی لونڈی ہے وغیرہ۔ اور اس کے مقابلہ پر دیگر دنیا بالکل ہیچ ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ لوگ تو خدا کے منکر، دین کے باغی، فحاش، بداخلاق اور دنیا بھر کی برائیوں کا مجموعہ ہیں؟ یہ کس طرح ترقی کر گئے۔ اس سوال کا جواب یہی ہے کہ ان سب برائیوں کے ہوتے ہوئے ان میں ایک برائی موجود نہیں ہے اور وہ ہے محنت سے جی چرانا! یہ لوگ کام کرتے ہیں تو جسم کا عرق نکال کر، علم حاصل کرتے ہیں تو کتابوں میں غرق ہو کر۔ تحقیق کرتے ہیں تو ایک ایک بعید گوشے میں تحقیق کرتے کرتے عمریں گذار دیتے ہیں۔ ان کا مزدور محنتی ہے۔ کسان محنتی ہے۔ دفاتر میں گپیں لگانے کا رجحان نہیں ہے۔ ڈیوٹی کے اوقات میں چائے پر دُنیا بھر کے حالات پر تبصرہ نہیں کیا جاتا۔ یہ ہے ان کی کامیابی کا راز۔ اور یہی وہ وجہ تھی کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ ہی احمدیوں میں محنت کی عادت راسخ کرنے پر زور دیا۔ جب حضور کو کسی ایسے واقعے کا پتہ چلا کہ فلاں احمدی محنت سے جی چرا رہا ہے تو آپ نے نہایت سختی سے اس کا نوٹس لیا اور فرمایا:۔

"ابھی تو ہماری حالت ایسی ہی ہے جیسے کونپل نکلتی ہے اگر اس حالت میں بھی ایثار کا مادہ کم ہو جائے۔ قربانی کا مادہ کم ہو جائے۔ عقل اور محنت سے کام کرنے کا مادہ کم ہو جائے [illegible] بڑھ جائے تو یقیناً ہمیں مستقبل کے آنے سے پہلے ہی موت کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ میں نے بار بار اس بات کی طرف جماعت کو توجہ دلائی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ ابھی اس طرف پوری توجہ نہیں کی گئی۔ ہمارے نوجوان جو آگے آ رہے ہیں ان کے اندر محنت کی عادت کم ہے کام سے جی چراتے ہیں۔ ذکر الٰہی کا مادہ ان میں کم ہے۔ میں نے خدام کو کئی دفعہ توجہ دلائی ہے کہ نوجوانوں کے اندر وہ یہ مادہ پیدا کریں۔ مگر جہاں انہوں نے کچھ کام کیا ہے وہاں یہ حقیقی کام صفر کے برابر نظر آتا ہے۔ مجھے سب سے زیادہ جماعت کے لوگوں سے کام پڑتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ حقیقی قربانی اور محنت نوجوانوں میں کم نظر آتی ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ نے صرف محنت کی عادت اختیار کرنے اور اسکی عظمت کی طرف ہی اشارہ نہیں کیا بلکہ محنت کا حقیقی معیار بھی متعین فرمایا۔ حضور نے بعض ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو محنت سے جی چراتے ہیں فرمایا:۔

"ان کے اندر بھی ابھی وہ بیداری اور وہ رُوح نظر نہیں آتی اور ان کے اندر بھی ابھی وہ ارادہ پیدا نہیں ہوا کہ ان میں سے کسی کے سپرد کوئی کام ہو تو وہ کہے کہ میں مر جاؤں گا مگر اپنے کام کو پُورا کر کے چھوڑوں گا۔ اگر ان کے اندر عام مومن کے ایمان کا کروڑواں بلکہ دس کروڑواں حصہ بھی ہوتا تو اگر [illegible] کام کرنے کے بعد بارہ گھنٹے اور لگتے تھے تو ان کے اندر یہ خیال پیدا نہیں ہونا چاہئے تھا کہ انہوں نے بارہ گھنٹے یا بیس یا چوبیس گھنٹے کام کیا ہے اس لئے اب کام ختم کرنے سے پہلے آرام کرنا چاہئے۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہوتا کہ یہ کام کرتے کرتے مر جاتے۔ اور کیا ہوتا؟ پاگل ہی ہیں جو کہا کرتے ہیں کہ مرنے سے بڑھ کر کوئی اور مصیبت ہوتی ہے۔ ....

میں نے بار بار توجہ دلائی ہے مگر خدام نے کوئی ایسا رستہ نہیں نکالا جس کے ساتھ نوجوانوں کو باقاعدہ اور متواتر کام کرنے کی عادت ہو اور وہ یہ نہ کہیں کہ وقت زیادہ ہو گیا تھا اس لئے کام رہ گیا بلکہ ان کے دل میں یہ احساس ہو کہ جو کام ہمارے سپرد کیا جائے ہم نے اسے ضرور کرنا ہے اور اسے ختم کر کے چھوڑنا ہے چاہے ڈیسک پر بیٹھے بیٹھے یا میز پر بیٹھے بیٹھے یا فرش پر بیٹھے بیٹھے یا چلتے چلتے یا کام کرتے کرتے میری جان ہی کیوں نہ نکل جائے۔ جب تک یہ مادہ اور یہ حس پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ہم کبھی ترقی نہیں کر سکتے اور کبھی بھی ہم تسلی اور اطمینان کے ساتھ یہ امانت اگلی نسلوں کے سپرد نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ مئی ۱۹۴۵ء۔ الفضل ۱۱ مئی ۱۹۴۵ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی جماعت کو کام کرنے کا جو معیار بتایا ہے وہ یہی ہے کہ جو قرآنی آیت میں پُورا زور لگانے کے الفاظ میں ہے کہ اتنی کوشش اور کاوش کرنا کہ اس سے زیادہ زور لگانے کی کوئی گنجائش نہ رہے اور اس کے بعد صرف موت ہی ہو اور کوئی دوسرا راستہ نہ ہو۔ اے کاش ہم میں سے ایک احمدی بھی ایسا نہ ہو جو محنت کے اس معیار سے پیچھے رہنے والا ہو۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کی والدہ محترمہ رضیہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ ملک محمد عبد اللہ صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ربوہ عرصہ دو ماہ سے مختلف عوارض سے شدید علیل ہیں آپریشن ہوا ہے جو کہ کامیاب رہا۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ خاکسار دعا کی درخواست کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے والدہ محترمہ کو صحت والی لمبی عمر دے اور ساری بیماریوں سے شفا دے۔

(ملک عبد الرشید زاہد۔ مکان نمبر ۴۰/۵ دار الرحمت شرقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا ایک روشن ستارہ ○ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم رفیق احمد صاحب سعید شاہد مربی سلسلہ مقیم کوہاٹ

حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ وہ جلیل القدر اور اعلیٰ پایہ کے صحابی ہیں۔ جنہیں اعلیٰ اخلاق اور نیک اعمال کے باعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیسرا خلیفہ بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ وہ خوش نصیب انسان ہیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیوی زندگی میں بہشت کی خوشخبری سنائی۔ آپ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں یہ شرف حاصل ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے اپنی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ آپؓ سے بیاہ دیں۔ اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی اور آپ اپنے اعلیٰ فضائل اور اخلاق کے باعث اس اعزاز کے بجا طور پر مستحق تھے۔ آپ وہ بزرگ صحابی ہیں جنہوں نے مسلمانوں میں سے پہلے اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہجرت فرمائی۔ ایک مرتبہ نہیں بلکہ دو مرتبہ۔ ایک بار حبشہ میں اور دوسری بار مدینہ منورہ میں۔

آپؓ وہ جاں نثار اور فدائی صحابی ہیں جنہیں جنگ تبوک کے موقع پر تین سو اونٹ مع سازوسامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جس پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"اب عثمانؓ کوئی نفلی کام
نہ بھی کریں تو ان کی یہ قربانی
ہی کافی ہے۔"

آپؓ کو ہر موقع پر اپنے مال میں سے اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ آپؓ ہی وہ بلند مرتبہ مرد جلیل ہیں جن میں حیا و شرم کی صفت سب سے نمایاں تھی۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دامن سمیٹ لیا اور ٹانگیں وغیرہ خوب اچھی طرح ڈھانپ لیں۔ اور فرمایا:

"عثمان سے تو فرشتے بھی
شرم کرتے ہیں میں کیوں نہ
کروں۔"

آپؓ ہی وہ پہلے خلیفۃ الرسول ہیں جن کے عہد مبارک میں بحری فتوحات ہوئیں اور بحیرہ روم کے اکثر جزیرے مسلمان نے فتح کئے۔

آپؓ کا نام عثمان تھا اور آپؓ کے والد کا نام عفان بن ابی العاص تھا۔ والدہ کو اروی کے نام سے پکارتے تھے جو کریز بن ربیعہ کی بیٹی تھیں۔ آپؓ کی نانی کا نام بیضا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ آپؓ کا سلسلہ نسب اوپر سے پانچویں پشت پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں آپ کی کنیت ابو عمرو اور عہد اسلام میں ابو عبداللہ تھی (عبداللہ آپ کے اس صاحبزادے کا نام ہے جو چھ برس کی عمر میں فوت ہو گیا تھا) آپ کا لقب "ذوالنورین" مشہور ہو گیا یعنی دو نوروں والے۔ آپؓ کے نکاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آئیں۔ پہلے حضورؐ کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی آپ سے ہوئی اور جب وہ فوت ہو گئیں تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری صاحبزادی ام کلثومؓ آپؓ سے بیاہ دی۔ اسی وجہ سے آپؓ "ذوالنورین" کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

آپؓ ۶۷۶ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں پانچ سال چھوٹے تھے۔ آپؓ نے اسی ماحول میں پرورش پائی جو زمانہ جاہلیت کہلاتا ہے۔ آپ نے زندگی بھر شراب کا قطرہ تک نہ چکھا اور نہ ہی جوا کھیلا اور نہ ہی لہو و لعب اور عیاشی میں پڑے۔ حالانکہ آپ کا خاندان بڑا دولت مند تھا۔ آپ نے جب ہوش سنبھالا تو تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔ اپنی امانت، دیانت اور عمدہ فضائل اور اخلاق کی وجہ سے جلد ہی بڑے تاجر بن گئے۔ آپ اپنا مال کثرت خرچ کرتے اس لئے آپ غنی بزرگ اعلیٰ اخلاقی کی وجہ سے بھی لوگ آپ کی بڑی عزت کرتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن سے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی کے گہرے دوست تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوت کیا اور سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی نے آپ کے دعویٰ نبوت کی تصدیق کرتے ہوئے اسلام قبول کیا اور آپ نے اپنے دوستوں میں اسلام کا پیغام پہنچایا۔ تو حضرت عثمان غنی رضی نے سچے دل سے اسلام قبول کیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۳، ۳۴ سال تھی۔ آپؓ بنو امیہ میں سے پہلے شخص تھے جنہیں اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپؓ کے چچا حکم بن ابی العاص کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے جوان بھتیجے کو پکڑ کر رسیوں کے ساتھ ایک درخت سے مضبوط باندھ دیا اور پھر لکڑیوں سے خوب مارا پیٹا۔ حضرت عثمانؓ نے کہا:-

"چچا جان! مار ڈالو مگر
میں کسی صورت میں بھی
اپنی زندگی میں محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہیں چھوڑ سکتا"

اُن کے چچا نے جب یہ دیکھا کہ عثمان تو اپنے دین میں پکا ہوتا جا رہا ہے تو پھر ظلم کرنا چھوڑ دیا۔ دوسرے مسلمانوں کی طرح کفار مکہ نے آپ کو بھی بہت تنگ کیا۔ آخر کفار مکہ کے ظلم سے تنگ آ کر آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تو حضورؐ نے آپ کو پہلے حبشہ اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی۔ اسی طرح آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دو دفعہ ہجرت کرنے کا موقعہ ملا۔ مدینہ میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہتے۔ اور اپنے مال سے ہر موقعہ پر اسلام کی خدمت کرتے رہے کہ ایسی خدمت کسی اور شخص سے نہ بن آتی تھی۔ مدینہ میں میٹھے پانی کا ایک کنواں تھا جو ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ جو پانی قیمتاً دیا کرتا تھا۔ جس سے مسلمانوں کو بہت تکلیف کا سامنا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"اگر کوئی شخص اس
کنویں کو یہودی سے خرید کر
اور بھاشوں کو اس میں سے پانی
لینے دے تو میں اس کے لئے
جنت کا ضامن ہوں۔"

اس پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ کنواں اس یہودی سے ۲۰ ہزار درہم پر خرید لیا اور مسلمانوں کے لئے خدا کی راہ میں وقف کر دیا۔ آپؓ دوسرے صحابہؓ کی طرح ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے اور جنگوں اور غزوات میں شامل ہوتے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے خلفاء حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ پورا تعاون اور ان کی فرمانبرداری کرتے رہے اور ان کو اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے۔ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد تیسرے خلیفہ بنے۔ آپ کے خلیفہ منتخب ہونے کی روئیداد تاریخی نقطہ نگاہ سے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ۲۶ ذی الحجہ ۲۴ھ کو حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کے نصرانی غلام ابو لؤلؤ فیروز کے خنجر وار سے شدید زخمی ہو گئے۔ اور آپؓ کا بچنا محال ہو گیا۔ آپؓ کاشانہ خلافت میں اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ طبیب آپ کو سفر آخرت کی تیاری کا مشورہ دے رہا تھا۔ اس نازک وقت میں سربرآوردہ مسلمین اس ناگہانی مصیبت کے متعلق آپؓ سے گفتگو کر رہے تھے۔ جو مسلمانوں کے اس عظیم باپ خلیفہ کی وفات کے بعد خطرناک نتائج کا سبب بن سکتی تھی کہ حضرت عمرؓ کے بعد خلیفہ کون ہو؟ جس میں حضرت عمرؓ اور ان لوگوں کے دل و دماغ الجھے ہوئے تھے۔ بعض لوگوں نے جانشین کا سوال کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"ان استخلف فقد
استخلف من هو خير
منی ابوبکر فقد ترک
من هو خير منی رسول
الله صلی الله علیه و
سلم۔"

(بخاری کتاب الاحکام)

اگر میں خلیفہ بناؤں تو ایسا کر سکتا ہوں کیونکہ ابوبکرؓ نے جو مجھ سے بہتر تھے خلیفہ بنایا تھا اور اگر نہ بناؤں تب بھی ایسا کر سکتا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بہتر شخص خلیفہ مقرر نہ فرمایا۔

لیکن جب متفقہ طور پر آپؓ سے استخلاف کا مطالبہ ہوا تو آپؓ نے فرمایا کہ:-

"میں اس امرِ خلافت کا مستحق ان لوگوں سے زیادہ کسی کو نہیں پاتا جن سے وفات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی تھے۔ اس کے بعد علیؓ۔ عثمانؓ۔ زبیرؓ۔ طلحہؓ سعدؓ۔ اور عبد الرحمٰن بن عوفؓ کا نام لیا۔ عبد اللہ ابن عمرؓ (مشورہ میں) شریک ہونگے لیکن ان کا اس امر (خلافت) میں کوئی حصہ نہیں۔ اگر سعدؓ امیر بنائے جائیں۔ تو وہ اس کے اہل ہیں ورنہ جو امیر ہو ان سے امداد لیا کرے کیونکہ میں نے ان کو عاجزی یا خیانت کی بنا پر معزول نہیں کیا تھا۔"

(بخاری کتاب المناقب)

تاریخ الکامل جلد ۱۱ و تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۲۶۴ میں یہی لکھا ہے کہ:-

"آپؓ نے چھ آدمیوں کے متعلق وصیت کی کہ وہ اپنے میں سے ایک کو خلیفہ مقرر کر لیں وہ چھ آدمی یہ تھے۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص۔ حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ ان چھ اصحابؓ کے ساتھ آپ نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ یعنی اپنے لختِ جگر کو بھی مشورہ میں شریک کرنے کیلئے مقرر فرمایا مگر خلافت کا حقدار قرار نہ دیا اور وصیت کی کہ یہ سب لوگ تین دن میں فیصلہ کریں۔"

اسی طرح آپؓ نے فرمایا:-

"اگر میں مر جاؤں تو صہیب تمہیں تین دن نماز پڑھائینگے پھر تم اپنے معاملہ میں اتفاق کرنا یہ معاملہ ان چھ کی طرف سے طے ہو اور اگر اس کے بعد تم میں سے کوئی مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر امیر بنے تو اس کی گردن مارو۔"

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد صفحہ ۶۱)

پھر ابو طلحہؓ انصاری کو بلایا جو عرب کے گنے چنے بہادروں میں سے تھے اور انہیں فرمایا:-

"اے ابو طلحہؓ! اپنے قبیلے کے پچاس انصاریوں کو لیکر ارکانِ شوریٰ کے ساتھ رہنا میرا خیال ہے کہ یہ کسی ایک رکن کے گھر میں جمع ہونگے تم اپنے ساتھیوں کو لے کر اس گھر کے دروازے پر کھڑے ہو جانا اور کسی کو گھر میں نہ جانے دینا۔ ان لوگوں کو تین دن سے زیادہ مہلت دینے کی ضرورت نہیں۔ اس دوران انہیں اپنے میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کر لینا چاہیئے۔ باللہ! میری طرف سے تو ان کا نگران ہے"

(الطبقات الکبریٰ لابن سعدؒ جلد ۳ صفحہ ۳۶۴)

حضرت عمر فاروقؓ ۲۴ ھ مطابق ۶۴۵ء کو فوت ہوئے۔ آپ کا جنازہ مسجد نبوی میں لایا گیا۔ حضرت صہیبؓ نے حضرت عمرؓ کے فرمان کے مطابق آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپؓ کو اپنے دونوں رفیقوں کے ساتھ صبح کے وقت حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں دفن کیا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت عمر فاروقؓ کی تدفین سے فارغ ہو کر لوگ منتشر ہو گئے وہ رستہ چل رہے تھے اور غم ان پر چھایا ہوا تھا۔ حزن و ملال ان کے دلوں کو برما رہا تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کی وصیت کے مطابق شوریٰ کے ارکان عبد الرحمٰن بن عوف کے گھر میں جمع ہوئے ارکانِ مجلس میں سے حضرت طلحہؓ اس وقت مدینہ میں نہ تھے۔ ارکانِ مجلس نے مشاورت شروع کی۔ ان میں جھگڑا اتنا بڑھا اور ان کی آوازیں اتنی بلند ہوئیں کہ حضرت ابو طلحہ انصاریؓ نے ان کی شدتِ اختلاف کا اندازہ کر لیا وہ اندر گئے اور حاضرین سے بولے:-

"میرا خیال ہے کہ تم خلافت کے مسئلہ پر بحث کرو گے لیکن اب مجھے ڈر ہے کہ تم رشک و منافرت سے کام لو گے۔ قسم ہے اس ذات کی! جس نے عمرؓ کو وفات دی ہے میں تمہیں تین دن سے زیادہ مہلت نہ دوں گا۔ جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اس کے بعد اپنے گھر میں بیٹھوں گا اور دیکھوں گا کہ تم کیا کرتے ہو۔"

دو دن تک شدید اختلاف رہا۔ اس کے بعد حضرت عبد الرحمان بن عوفؓ نے ایک نئی تجویز پیش کی جس سے جوش ٹھنڈا پڑ گیا اور کھویا ہوا اعتماد باہم آ گیا۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے کہا کہ اچھا، جو شخص اپنا نام واپس لینا چاہتا ہے وہ بولے۔ سب خاموش رہے تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے کہا۔ میں خلافت سے دستبردار ہوتا ہوں۔ پھر حضرت عثمانؓ نے کہا۔ پھر باقی دو حضرت سعدؓ اور زبیرؓ نے۔ حضرت علیؓ خاموش رہے۔ حضرت عبد الرحمٰن نے ان سے پوچھا۔ "ابو الحسن تم کیا کہتے ہو؟" حضرت علیؓ نے فرمایا:-

"مجھے اس بات کا یقین دلاؤ کہ تم حق کو ترجیح دو گے۔ ذاتی خواہشوں کی پیروی نہ کرو گے۔ رشتہ داری کا لحاظ نہ رکھو گے اور امت کو نصیحت کرنے میں سستی و کوتاہی سے کام نہ لو گے۔"

تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے حضرت علیؓ سے کہا:-

"اگر تم میرے ساتھ رہو گے اور میں جسے خلیفہ منتخب کروں گا اسے منظور کر لو گے تو میں تم سے اس بات کا وعدہ کرتا ہوں اور خدا کو بیچ میں ڈال کر وعدہ کرتا ہوں کہ میں نہ کسی رشتہ دار کو رشتہ داری کی بنا پر منتخب کروں گا نہ مسلمانوں کی بھلائی میں کوتاہی کروں گا۔"

حضرت عبد الرحمان بن عوفؓ کو حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کی مناقشت سے اختلاف کا اندیشہ تھا اس لئے انہوں نے خلافت کی امیدواری کو ان دونوں بزرگوں کے درمیان محدود کر دینا چاہا۔ سب سے پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ حضرت علیؓ سے تنہائی میں ملے اور ان سے چند سوال کئے اور کہا:

"آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت، اسلام میں سبقت اور اپنی دینی خدمات کی وجہ سے آپ حاضرین میں سے زیادہ خلافت کے مستحق ہیں اور اس سے نہیں ہٹینگے لیکن فرض کیجئے اگر کسی وجہ سے آپ کو اس مجلس میں شریک نہ کیا جاتا تو آپ اس گروہ میں سب سے زیادہ کس کو خلافت کا اہل سمجھتے؟"

حضرت علیؓ نے جواب دیا:-

"عثمانؓ کو!"

اس کے بعد حضرت عثمانؓ سے تنہائی میں ملے اور کہا:-

"آپ کہتے ہیں کہ میں بنو عبد مناف کا سردار ہوں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد اور برادر عم زاد ہوں مجھے اسلام میں سبقت و فضیلت حاصل ہے اس لئے خلافت کو مجھ سے کیسے روکا جا سکتا ہے۔ لیکن فرض کیجئے آپ کو اس مجلس میں شامل نہ کیا جاتا تو آپ اس گروہ میں خلافت کا سب سے زیادہ مستحق کس کو قرار دیتے؟"

حضرت عثمانؓ نے جواب دیا:-

"علیؓ کو۔"

باقی ارکان سے وہ پہلے گفتگو کر چکے تھے۔ اس کے علاوہ عبد الرحمٰن بن عوفؓ ان تین مقررہ دنوں میں مدینہ کے ہر گھر گئے اور مردوں اور عورتوں سے پوچھا کہ ان کی رائے کس شخص کی خلافت کے حق میں ہے۔ سب نے کہا کہ انہیں حضرت عثمانؓ کی خلافت منظور ہے۔

(طبری صفحہ ۲۷۸۲)

صبح لوگوں میں الصلوٰۃ جامعہ کی منادی کرا دینے کے بعد حضرت عبد الرحمٰنؓ ان دونوں بزرگوں کو لے کر مسجد میں آ گئے۔ مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھری تھی۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ منبر پر چڑھے اور طویل دعا کے بعد کہا کہ لوگ دوسرے شہروں سے آئے ہوئے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ ان کا امیر کون ہے۔ اس کے بعد انہوں نے حضرت علیؓ کو بلایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اگر آپ کی بیعت کر لی جائے تو کیا آپ کتاب اللہ، سنت رسولؐ اور شیخینؓ کی روش پر چلیں گے؟

حضرت علیؓ نے فرمایا:-

"مجھے امید ہے کہ میں اپنے علم اور اپنی طاقت کے مطابق عمل کروں گا۔"

حضرت عبد الرحمٰنؓ نے ان کا ہاتھ چھوڑ کے حضرت عثمانؓ کو بلایا اور ان سے بھی وہی کچھ کہا جو حضرت علیؓ سے کہا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا:-

"خدا کی قسم! ہاں!"

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۳۴ سال پہلے، ۱۰ جون ۱۹۴۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپین میں احمدیہ مشن کا احیاء، دو جانباز مشنری میڈرڈ پہنچ گئے

سپین اور عقلیہ کے واقعات کو پڑھ کر مومن کا خون گرمی کی حد سے نکل کر ابلنے کی حد تک پہنچ جاتا ہے

(حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

کیا سپین سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اسے بھول گئے ہیں! ہم یقیناً اسے نہیں بھولے ہم یقیناً ایک دفعہ پھر سپین کو لیں گے ..... ہماری تلواریں جس مقام پر جا کر کند ہو گئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا۔"

(الفضل ۶ اپریل ۱۹۴۶ء)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ولولہ انگیز انقلابی اعلان انگریزوں کی حکومت کے وزارتی مشن کو مخاطب کر کے کیا گیا تھا۔ جو کہ مارچ ۱۹۴۶ء میں ہندوستان کی سیاست کی الجھی ہوئی گتھیاں حل کرنے آیا تھا۔ اور یہ اعلان صرف زبانی اعلان نہیں تھا بلکہ اس کے دو ماہ کے اندر اندر تحریک جدید کے دو مجاہدین سپین کی سرزمین پر ایک نیا روحانی حملہ کرنے کے لئے دارالحکومت میڈرڈ پہنچ گئے۔ یہ مجاہدین مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر اور مکرم مولانا محمد اسحاق صاحب ساقی تھے جو کہ سپین کو ایک دفعہ پھر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کا عزم کر کے آج سے ٹھیک ۳۴ سال پہلے آج ہی کے دن یعنی ۱۰ جون کو خاموشی سے میڈرڈ پہنچ گئے۔ حضور رایدہ اللہ کو جب ان مجاہدین کے سپین پہنچنے کی اطلاع ملی تو حضور نے مسجد مبارک میں ایک خطبہ دیا جس میں فرمایا:۔

"وہ لوگ جو سپین کے بادشاہ تھے آج سپین کے غلام ..... آٹھ سو سال کی حکومت کو اٹھا لینا معمولی بات نہیں لیکن آج اس ملک کی یہ حالت ہے کہ اس میں کسی مسلمان کی ہوا تک سونگھنے کو نہیں ملتی۔ اندلس میں مسلمانوں کو جو شان و شوکت حاصل تھی اور پھر اس کے بعد جو سلوک وہاں کے مسلمانوں سے کیا گیا ..... جب میں نے یہ حالات تاریخوں میں پڑھے تو میں نے عزم کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی تو میں ان علاقوں میں احمدیت کی اشاعت کے لئے اپنے مبلغین بھجواؤں گا۔ .....

پہلے میں نے ملک محمد شریف صاحب کو اس ملک میں بھیجا لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہاں اندرونی جنگ شروع ہو گئی اور سپین کے انگریزی قنصل نے ان سے کہا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں پھر میں نے ان کو اٹلی بھیج دیا .....

پیاسی روحیں پکار رہی ہیں کہ ہماری سیرابی کا کوئی انتظام کیا جائے لیکن ہمارے پاس نہ اتنی تعداد میں آدمی ہیں کہ ہم ہر آواز پر ایک وفد بھیج دیں اور نہ ہی وفود بھیجنے کے لئے اخراجات ہیں ایسے حالات میں ایک مومن کا خون کھولنے لگتا ہے خصوصاً سپین اور عقلیہ کے واقعات کو پڑھ کر اس کا خون گرمی کی حد سے نکل کر ابلنے کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ جہاں ہمارے آباء و اجداد نے سینکڑوں سالوں تک حکومتیں کیں اور وہ ان ممالک کے بادشاہ رہے وہاں مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنا لیا گیا اور آج وہاں اسلام کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں۔"

(الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۴۶ء)

تاریخ احمدیت جلد ۱۲ صفحہ ۲۶ پر احمدیہ مشن سپین کے تفصیلی حالات بیان کئے گئے ہیں جن کا مطالعہ ذہنی اور روحانی سیرابی کا باعث بنتا ہے۔

سپین میں مشکلات

سپین میں احمدی مبلغین کو جاتے ہی شدید پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ وہاں پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نہایت سخت تعصب پایا جاتا تھا اور یہ ملک صدیوں سے ایک سخت کیتھولک چرچ کے ماتحت کٹھ پتلی بنا ہوا تھا۔ جہاں پر کیتھولک فرقہ کے علاوہ عیسائیت کے کسی فرقہ کو بھی اپنی تبلیغ کی اجازت نہ تھی۔ ملکی آئین کے مطابق دوسرے مذاہب والے اگرچہ حکام کو اطلاع دے کر اپنے مکان کے اندر عبادت کر سکتے تھے مگر باہر اپنا بورڈ وغیرہ آویزاں نہیں کر سکتے تھے۔

پہلے مبلغ اسلام مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے جاتے ہی ہسپانوی زبان سیکھنے کے ایک کورس میں داخلہ لیا اور زبان بولنے کے قابل ہو گئے اس کے ساتھ ہی انہوں نے پرائیویٹ ملاقاتوں میں خدا تعالیٰ کی توحید اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تبلیغ شروع کر دی۔ مگر ان کو جو پہلی رپورٹ آئی اس میں یہی تحریر تھا کہ "مسلمانوں سے ایسا بغض ہے کہ انہیں دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔"

پہلا ثمرہ

احمدیہ مشن کا پہلا پھل مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کے ترجمان کا قبول اسلام تھا۔ جو کہ ۱۹۴۷ء کے وسط آخر میں حضرت مصلح موعود کے اعجاز قبولیت دعا کے نتیجہ میں حلقہ بگوش احمدیت ہوا۔

اس کے بعد ۱۹۴۷ء میں دو اور ہسپانوی باشندوں نے جن کا نام مسٹر میگل اور مسٹر فلیپی اور بوینکرڈس تھا اسلام قبول کیا اور ان کے اسلامی نام بالترتیب اجمل احمد اور فلاح الدین تجویز کیا گیا۔

مشن کی مشکلات

یہ مشن ابھی ابتدائی مراحل میں ہی تھا کہ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں مبلغین کا خرچ ختم ہو گیا اور مرکز کو اسے بند کرنے کا فیصلہ کرنا پڑا مگر مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر نے تبلیغ کا جھنڈا کسی صورت سرنگوں ہونا گوارا نہ کیا اور مشن کے اخراجات چلانے کے لئے عطر فروخت کرنے کا کام شروع کر دیا۔ میڈرڈ کارپوریشن کی طرف سے پھیری والوں کو مال بیچنے کی ممانعت تھی جس کی وجہ سے بڑی مشکلات پیش آئیں مگر انہوں نے عملاً اپنا کام جاری رکھا اور ان کی پھیری سپین میں ایک چلتا پھرتا تبلیغی ادارہ تھا۔ جس کو حکومت کے سپاہی مشتبہ نظر سے دیکھتے تھے بلکہ ایک بار جب آپ خوانچہ لگائے عطریات فروخت کر رہے تھے خفیہ پولیس کے پانچ آدمی آپ کو گرفتار کر کے لے گئے اور چار گھنٹہ تک آپ کو زیر حراست رکھا اس دوران میں مکرم الٰہی صاحب ظفر نے قرضہ لے کر حضرت مصلح موعود کی کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" کا ہسپانوی ترجمہ چھپوایا۔ اس میں حضور نے ایک فقرہ یہ لکھا تھا کہ "کمیونزم کا علاج صرف اسلام ہے" سپین

کے کہ ڈیکھو لکھ علیہ ای سنہ ریاون
نے اعتراض کیا کہ اس میں سے اسلام
کا لفظ کاٹ دیا جائے۔ اس پر
افسران بالا سے بات چیت
کی گئی اور متعدد خطوط اور
ملاقاتوں کے بعد اس فقرے کو
کسی قدر ترمیم و تنسیخ کے بعد چھاپنے
کی اجازت دے دی گئی۔ یہ
کتاب بڑی مقبول ہوئی۔

حضرت مصلح موعودؓ کا اظہار خوشنودی

مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر
کی کوششوں پر حضرت مصلح موعودؓ
نے بھی اظہار خوشنودی کیا۔
حضور نے فرمایا:
"ہسپانیہ کے مبلغ نے
بہت اچھا نمونہ دکھایا ہے
جب سلسلہ کی مشکلات
بڑھیں اور ان نقصانات
کے بعد جو مشرقی پنجاب میں
ہوئے ہم مجبور ہو گئے کہ
وہاں سے مشن ہٹا لیں اور
اسے بتایا گیا تو اس نے لکھا
کہ مجھے واپس نہ بلایا جائے
بلکہ مجھے اجازت دی جائے
کہ میں اپنے گذارہ سے
یہاں کام کروں چنانچہ
اس نے پھیری کا کام کر کے
گذارہ کیا اور نہ صرف
گذارہ کیا بلکہ اس نے
ایک کافی رقم جمع کر کے
میرے لیکچر "اسلام کا
اقتصادی نظام" کا ترجمہ
کر کے شائع کیا۔"
(الفضل ۵ دسمبر ۱۹۴۸ء)
(مرتب:- یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱۲:-

حضرت عثمانؓ

حضرت عبدالرحمٰن نے اپنا سر مسجد
کی چھت کی طرف اٹھایا۔ حضرت
عثمانؓ کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں تھا
انہوں نے تین بار کہا۔ یا اللہ!
میں سنتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں
اس کے بعد کہا۔ یا الٰہی خلافت
کا جو اختیار میرے ہاتھ میں تھا
وہ میں عثمانؓ کو دیتا ہوں" یہ
کہہ کر ان کی بیعت کر لی اور تمام
حاضرین بیعت کرنے لگے۔ آپ
محرم ۲۴ھ کو مسند خلافت پر
متمکن ہوئے۔
(ابن سعد ج ۳ ق اول ص ۴۲، ۴۳)

آپ گیارہ برس گیارہ
مہینے اور اٹھارہ دن مسند خلافت
پر متمکن رہے۔ آپ کے زمانہ خلافت
میں اسلامی سلطنت کو وسعت
حاصل ہوئی۔ اسی طرح آپ کے زمانے
میں بڑی فتوحات حاصل ہوئیں اور
بحیرہ روم کے اکثر جزیرے مسلمانوں
نے فتح کئے۔ ایران میں ایرانی کا علاقہ
فتح ہوا۔ روم اور بہت سے علاقے
فتح ہوئے۔ مصر، شمالی افریقہ
پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ وسطی
ایشیا کے بہت سے علاقے اسلامی
سلطنت میں شامل ہو گئے۔
آپ نے حضرت ابوبکرؓ کے
[illegible] کے مطابق قرآن
کریم [illegible]
میں لکھوایا اور اس کے بہت سے
نسخے تمام مسلمان علاقوں میں پھیلا
دیئے تاکہ ساری دنیا میں تلاوت
اور کتابت کے لحاظ سے ایک ہی
قرآن ہو اور اس کا ایک لفظ بھی
تبدیل نہ ہو سکے۔ آپ نے مسجد
نبوی کی توسیع کروائی اور اس
کی مضبوطی اور خوبصورتی میں اضافہ
ہوا۔

آپ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ مطابق
۱۷ جون ۶۵۶ء بیاسی سال کی عمر
میں مفسدوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔
جس وقت آپ شہید ہوئے اس
وقت آپ قرآن مجید کی تلاوت
فرما رہے تھے۔ ایک شقی آگے بڑھا
اور اس نے لوہے کا ایک موٹا
ڈنڈا زور سے آپ کے سر پر مارا
اور پھر قرآن پاک کو ایک ٹھوکر لگائی
جس سے قرآن مجید لڑھک کر
نیچے جا پڑا اور حضرت عثمانؓ کے
خون کے قطرے قرآن مجید کی اس
آیت فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع
العلیم پر گرے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
فتنہ پردازوں کے مفصل حالات
جاننے کے لئے قارئین کرام حضرت
خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب
"اسلام میں اختلافات کا آغاز"
پڑھیں۔

سائیکل ریس

مورخہ ۱۶ اپریل بروز جمعۃ المبارک مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد کے زیر اہتمام سائیکل ریس منعقد ہوئی۔ پروگرام کے تحت خدام مسجد فضل میں علی الصبح ۴ بجے اکٹھے ہوئے نماز باجماعت کے بعد صبح ۵ بجکر ۶ منٹ پر فیصل آباد سے ربوہ سائیکل ریس شروع ہوئی۔ دعا کے ساتھ ۱۷ سائیکل سواروں کا یہ قافلہ روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل دعا میاں مبارک احمد صاحب ناظم تربیت نے کرائی۔

راستہ میں خدام کی سہولت اور کسی ناخوشگوار واقعہ سے بچاؤ کے لئے قائد مجلس اور زعیم حلقہ پیپلز کالونی سکرٹر پر خدام کے ساتھ ساتھ ربوہ تک گئے۔ ربوہ میں خدام کے استقبال کے لئے میاں مبارک احمد صاحب خواجہ عبدالمومن صاحب اور حامد منصور صاحب ناظم اطفال تشریف فرما تھے۔

خدام کو دودھ سوڈا پیش کیا گیا۔ دارالضیافت میں ناشتہ کے بعد تمام خدام مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے ملاقات کے لئے ایوان محمود گئے۔ جہاں صدر صاحب کے ساتھ اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام اور پھر تمام خدام کے ساتھ تصاویر بنوائی گئیں۔

اس کے بعد تمام خدام [illegible] (ناظم) نے فضل عمر ہسپتال جا کر مریضان کی عیادت کی گئی۔ اس کے بعد دارالذکر کے دو خدام نے اڈہ لاریاں پر پانی پلانے کے فرائض سرانجام دیئے۔ سائیکل ریس میں اوّل مکرم ظہیر احمد صاحب مختار احمد صاحب دوم ڈاکٹر محمود احمد صاحب بٹ اور سوم سید محمود احمد بخاری رہے۔

اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام نے یہ سفر علی الترتیب ۱۰۸، ۱۰۹ اور سوا ۱۱۱ منٹ میں طے کیا۔

(قائد مجلس دارالذکر فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۸ مئی ۱۹۸۰ء کو عزیزم کو حسن اقبال خان کو ایک بیٹا عطا ہوا ہے جو خاکسار کا نواسہ ہے اور برادرم کیپٹن ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب امیر جماعت ہائے ضلع مظفر گڑھ کا پوتا ہے۔ نومولود کے والد عزیزم حسن اقبال خان مجلس نصرت جہاں کے تحت بطور ٹیچر سرالیون بھجوا دیئے گئے ہیں۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر نصیب ہو اور وہ خادم دین بنتے ہوئے ہم سب کے لئے قرۃ العین ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں اس کے والد کا ہر آن حافظ و ناصر رہے۔

(شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید)

(۲) برادرم محترم ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ احمدیہ بہاولنگر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۶ ہجرت (مئی) بروز جمعۃ المبارک دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محترم محمد شفیع صاحب آف سلیم پور (سیالکوٹ) حال واہ کینٹ کا پوتا اور محترم خواجہ بشیر احمد صاحب کوٹلی بہرام (سیالکوٹ) کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے آمین۔

(ناصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

عاشقانِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم
کی سچی محبت پیدا کرے اور ان کے
نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے
آمین ثم آمین۔

الفضل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ
دیجئے

قسط ۵:-

حصول ٹارگٹ کیلئے مسابقت الی الخیرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے چھیالیسویں سال کے لئے پندرہ لاکھ روپیہ کی بجائے اٹھارہ لاکھ روپیہ کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ بغرض دعا و فروغ جذبۂ مسابقت الی الخیرات معاونین خصوصی کی پانچویں قسط ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

پانچ صد اور ایک ہزار روپیہ کے درمیان والے چندے صف دوم میں شمار ہوتے ہیں۔

مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب گوٹھ جمالپور ضلع نواب شاہ صف اول ۱۵۴۱/= روپے
" چوہدری محمد اللہ صاحب منجانب چوہدری رستم علی صاحب مرحوم " " " " ۱۰۰۰/= "
" چوہدری عبدالحمید صاحب " " " صف دوم ۵۰۲/= "
" محمد اسحاق صاحب " " " صف اول ۱۰۰۰/= "
" عطاء محمد صاحب گوٹھ عطا محمد ضلع نواب شاہ دوم ۶۲۸/= "
" عبدالحمید صاحب آڑھتی محراب پور " " " ۵۰۰/= "
مکرمہ بیگم صاحبہ رئیس عبدالستار صاحب ڈاہری نواب شاہ شہر اول ۱۰۰۰/= "
مکرم چوہدری غلام رسول صاحب " " " دوم ۵۰۰/= "
مکرمہ بیگم صاحبہ رئیس عبدالقادر صاحب ڈاہری " " " " ۱۰۰۰/= "
مکرم [illegible] احمد صاحب " " دوم ۵۰۰/= "
" رئیس نعمت اللہ صاحب جتوئی حیدرآباد شہر اول ۱۱۲۵/= "
" پیر نور احمد صاحب نالپور " " " ۱۰۰۰/= "
" خالد قمر صاحب سندھ فوٹوز " " دوم ۵۰۰/= "
" فضل احمد صاحب بشارتی " " " ۵۰۰/= "
" چوہدری محمد جمیل صاحب گوندل " " " ۵۰۰/= "
" " محمد سعید صاحب باجوہ " " اول ۱۰۲۵/= "
" شیخ آفتاب احمد صاحب " " " ۱۰۳۵/= "
" بشیر احمد صاحب نرخ " " دوم ۵۰۰/= "
" عبداللطیف صاحب سنوری " " اول ۱۰۲۵/= "
" چوہدری غلام قادر صاحب " " " ۱۰۰۰/= "
" نسیم [illegible] صاحب " " " ۱۰۱۰/= "
" رانا اسد اللہ خان صاحب " " دوم ۶۱۰/= "
" میجر عظمت اللہ صاحب " " " ۶۰۰/= "
" چوہدری محمد رشید صاحب انجینئر " " " ۵۲۵/= "
" خان فضل محمد صاحب نیازی " " " ۶۰۰/= "
" میجر سید توقیر مجتبیٰ صاحب " " " ۵۱۰/= "
" سعد بن ظریف صاحب " " " [illegible] "
" اخوند بشیر احمد صاحب صدیقی " " " ۵۰۰/= "
" چوہدری شریف احمد صاحب آرائیں " " " ۵۰۰/= "
" عطاء اللہ صاحب آرائیں " " صف اول ۱۰۰۰/= "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

---

(۲) دمہ کی شکایت ہے نیز سر درد اور کمر درد بھی ہے۔
(محمد حیات چوہدری گورونت سنگھ روڈ کوئٹہ)

(۹) میری باجی رضیہ سلطانہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پھیروچیچی ضلع تھرپارکر کی طبیعت عرصہ سے ناساز ہے کچھ دن آرام محسوس ہوتا ہے اور پھر تکلیف شروع ہو جاتی ہے نیز میرے دادا جان منشی فضل دین صاحب آف پھیروچیچی کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔
(صدیقہ مریم سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ پھیروچیچی)

احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

صنعتی نمائش

شعبہ صنعت و تجارت مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی کے زیر انتظام مورخہ ۱۱ر اپریل ۱۹۸۰ء کو ایک صنعتی نمائش دفتر مقامی میں منعقد ہوئی جس کا افتتاح مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے بعد نماز عصر فرمایا۔

اس نمائش میں بائیس اطفال نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی اشیاء کے نمونے پیش کئے جنہیں قریباً ڈیڑھ سو احباب اور اطفال نے دیکھا۔ اول، دوم اور سوم آنے والے اطفال کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔ یہ نمائش قریباً دو گھنٹے جاری رہی۔

(سیکرٹری صنعت و تجارت مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ کتب

ماہ جون میں خدام کے مطالعہ کے لئے "کتاب و احمد اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" مقرر کی گئی ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

عنوان:- غزوہ احزاب، حجم:- دس صفحات
انعامات:- اول انعام ۷۰۰/= روپے، دوم انعام ۵۰۰/= روپے
سوم انعام:- ۳۰۰/= روپے
آخری تاریخ وصولی:- ۳۱ر جولائی ۱۹۸۰ء ہے۔
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد محترم کو پیشاب کی بندش کی بڑی سخت شکایت ہے۔ ۶ر مئی کو سول ہسپتال منڈی بہاؤالدین میں آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کے کامیاب ہونے اور اس کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (غلام علی خالد جنرل سیکرٹری حلقہ شالامار ٹاؤن لاہور)

(۲) ۲۳ر مئی کو فٹ بال کھیلتے ہوئے مکرم نصیر احمد صاحب انور کی ٹانگ پنڈلی کے قریب سے ٹوٹ گئی ہے۔ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ (مبارک احمد ظفر دارالعلوم غربی ربوہ)

(۳) میرا بیٹا عبدالقیوم کافی دنوں سے بیمار ہے۔
(عبدالرحمان اختر کارکن سرائے محبت ۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

(۴) مکرم محمد خالد صاحب بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔
(مبارک احمد ظفر ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

(۵) خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں کو دور فرمائے نیز میں اپنی والدہ محترمہ کی صحت و تندرستی اور برکت عمر کے لئے بھی درخواست دعا کرتا ہوں۔
(عبدالحکیم فاروقی پی ایڈ ٹی کالونی ملتان روڈ لاہور)

(۶) زعیم انصار اللہ جماعت [illegible] پھیروچیچی کافی عرصہ سے بیمار ہیں اب کچھ دنوں سے طبیعت زیادہ خراب ہے۔
(عبدالسلام کریانہ مرچنٹ کنری ضلع تھرپارکر سندھ)

(۷) میری والدہ محترمہ عرصہ سے دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور بہت زیادہ کمزور ہو چکی ہیں۔
(عبدالحمید خادم ابن عبدالستار صاحب خادم لاہور چھاؤنی)

(۸) میری اہلیہ محترمہ عرصہ دو سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں [illegible]

ایم ایس سی اصحاب کے لئے تربیتی کورس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس نصرت جہاں ربوہ ایک تربیتی کورس کا انتظام ۲۳ جون سے ۲۰ جولائی تک کر رہی ہے۔ ایم ایس سی اصحاب جنہوں نے نصرت جہاں پروگرام کے لئے وقف کیا ہوا ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں اس میں حصہ لیں۔ نیز انہی ایام میں تعلیم القرآن کلاس بھی ربوہ میں ہو رہی ہے۔ اس میں شمولیت بھی ضروری ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

سپاس تعزیت

میرے شوہر مرحوم ڈاکٹر محمد احمد صاحب ۲۹ نومبر ۱۹۷۹ء کو وفات پا گئے تھے۔ ان کی وفات پر مجھے اور میرے بچوں کو اور دیگر لواحقین کو تعزیتی پیغامات اور خطوط کثرت سے موصول ہو کر تسلی کا موجب بنے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اکثر افراد نے بنفس نفیس تشریف لا کر اور دیگر رنگ میں ہمدردی کا اظہار کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی تعزیتی پیغام موصول ہو کر بہت اطمینان کا باعث بنا۔

میں اپنے بیٹے عزیزم مبشر احمد کی بیماری کی وجہ سے ابھی تک کسی کو جواب نہ دے سکی۔ اب اس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں سے صحت کی طرف آ گئی ہے۔ الحمد للہ۔ مگر اب بھی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ انفرادی جواب سب کو دینا فی الحال میرے لئے مشکل ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ تمام سب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ اور ان کی ہمدردی کے لئے تہہ دل سے ممنون ہے۔ امید ہے آئندہ احباب ہمیں اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں گے۔ اور ڈاکٹر صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرتے رہیں گے۔

خاکسار اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم

تقریب رخصتانہ

ہماری چھوٹی ہمشیرہ عزیزی امۃ النصیر نصرت صاحبہ بی۔ ایس سی بی ایڈ بنت مکرم بابو محمد حمید احمد صاحب کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۳ مئی بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ نماز کورٹ کراچی میں منعقد ہوئی۔ بارات محترم مولانا محمد عثمان صاحب چینی مربی کراچی کی سرکردگی میں محمود آباد سے کراچی آئی تھی۔ عزیزہ کے نکاح کا اعلان کچھ عرصہ پہلے عزیزم ملک منور احمد صاحب طاہر بی۔ اے ابن مکرم مولوی محمد سعد صاحب معلم کے ساتھ احمدیہ ہال کراچی میں محترم مولانا عبدالسلام صاحب طاہر مربی کراچی نے پڑھا تھا۔ مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب مربی سلسلہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ جماعت کے دوستوں کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوستوں نے بھی دعا میں شرکت فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

چوہدری خالد لطیف و طاہر نسیم احمد ابن مکرم بابو محمد حمید احمد صاحب
کراچی پاکستان ڈپو۔ اردو بازار۔ کراچی

ولادت

خاکسار کے لڑکے عزیزم حفیظ الرحمٰن انور قائد خدام الاحمدیہ ہمبرگ مغربی جرمنی نے ۶ جون ۱۹۸۰ء کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے لڑکے سے نوازا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور مخلص خادم احمدیت بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ نومولود مکرم چوہدری عطاء اللہ خان صاحب ساکن بہلول پور ضلع فیصل آباد کا نواسہ ہے

عبدالرحمٰن انور سابق پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح

مطبوعات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام اور اطفال کی تعلیم و تربیت کے لئے نہایت قیمتی مطبوعات چھپوائی ہیں۔ احباب خرید کر استفادہ فرمائیں۔

احادیث الاخلاق ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ جسے مولانا غلام باری صاحب سیف نے بڑی خوبصورتی سے ترتیب دیا ہے۔ قیمت تین روپے

شمائل احمد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات پر مشتمل ہے۔ جو پڑھنے والے کی روح میں حرارت ایمان پیدا کرتے ہیں۔ قیمت دو روپے

دینی معلومات دینی معلومات کے کتابچہ میں، گویا دریا کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ اسلام اور احمدیت کی تمام معلومات جمع کر دی گئی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے۔

منیجر شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (ربوہ)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

حضور انور کی خصوصی دعاؤں اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب طبیعت اب پہلے سے بہت بہتر ہے۔ سلسلہ کے دعاگو اور مخلص ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب کے زیر علاج ہوں جو بڑی توجہ سے علاج فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ دوستوں اور بزرگوں نے بڑی کثیر تعداد میں خطوط کے ذریعہ مزاج پرسی کی ہے۔ فرداً فرداً جواب دینا فی الحال بہت مشکل ہے۔ البتہ ایک مرتبہ پھر دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ تاکہ میں جلد از جلد ایک مرتبہ پھر خدمت دین میں مصروف ہو جاؤں۔

انعام الحق کوثر۔ مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی
حال ۹/۷۹۴، دستگیر کالونی کراچی ۳۸

— اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اول —

بھی جمع کر کے پڑھائی۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے لئے اسلام آباد اور ضلع راولپنڈی کے احباب کے علاوہ جہلم، ٹوبہ، اٹک اور بہت سی قریبی جماعتوں کے دوست بکثرت تشریف لائے ہوئے تھے۔

تصحیح

۷ جون ۱۹۸۰ء کے شمارہ میں حضور ایدہ اللہ کا جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۰ مئی ۱۳۵۹ ہجرت شمسی مطابق ۳۰ مئی ۱۹۸۰ء مسجد احمدیہ اسلام آباد میں ارشاد فرمایا ہے۔ خطبہ میں غلطی سے ماہ اپریل چھپ گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں (ادارہ)

— ہمارے ٹیچر مکرم مجید احمد صاحب جو غانا میں خدمت دین سرانجام دے رہے ہیں لکھتے ہیں کہ میرا چھوٹا بھائی مظفر احمد مبشر تسلم الیف۔ ایس سی چھ سات ماہ سے جلدی بیماری میں مبتلا ہے۔ گو قدرے افاقہ ہے مگر بیماری گئی نہیں۔ احباب جماعت اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ھو الشافی

ناخونہ کورس	PTERYGIUM COURSE
ناخونہ کیور ۱۵/-	PTERYGIUM CURE
ناخونہ لوشن ۳/-	PTERYGIUM LOTION
میزان ۱۸	تفصیلی لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
ڈاک خرچ وپیکنگ ۵	
۲۳/-	

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah